لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

بسم الله الرحمن الرحيم

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

النور



بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

سیدنا حضرت
مرزا بشیر الدین محمود احمد
المصلح الموعود
خلیفة المسیح الثانی

The **Ahmadiyya Gazette** and **Annoor** are published by the **Ahmadiyya Movement in Islam,** Inc.
2141 Leroy Place, N.W., Washington, DC 20008. Ph: (202)232-3737
Printed at the Fazl-i-Umar Press and distributed from Chauncey, OH 45719

Ahmadiyya Movement in Islam, inc.
P. O. Box 226
CHAUNCEY, OH 45719

NON PROFIT ORG.
U.S. POSTAGE
P A I D
CHAUNCEY, OHIO
PERMIT # 1

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا منظوم شیریں کلام

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مُطلق خُدا ہو جائے گا

دُشمنِ جانی جو ہوگا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہوگا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا

آدمی تقویٰ سے آخر کیمیا ہو جائے گا
جس مسِ دِل سے چُھوئے گا وہ طِلا ہو جائے گا

جو کہ شمعِ رُوئے دلبر پر فدا ہو جائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ رُوحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

جس کا مسلک زھد و ذِکر و اِتّقا ہو جائے گا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رہا ہو جائے گا

دیر کرتے ہیں جو نیکی میں ہے کیا ان کا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ اِلتوا ہو جائے گا

خاک میں مِل کر ملیں گے تجھ سے یارب ایک دن
دَرد جب حد سے بڑھے گا تو دَوا ہو جائے گا

ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹکٹکی
ہاں کبھی تو اپنا نالہ بھی رسا ہو جائے گا

بُلبلہ پانی کا ہے انساں نہیں کرتا خیال
ایک ہی صدمہ اُٹھا کر وہ ہوا ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتھّر تُو لعلِ بے بہا ہو جائے گا

جو کوئی دریائے فکرِ دیں میں ہوگا غوطہ زن
مَیل اُتر جائے گی اس کی، دل صفا ہو جائے گا

کر لو جو کچھ مَوت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تیر چھُٹ کر مَوت کا پھر کیا خطا ہو جائے گا

عشقِ مولیٰ دل میں جب محمُودؔ ہوگا موجزن
یاد کر اس دِن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

(انتخاب)

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۱﴾
اَلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَضَلَّ اَعۡمَالَہُمۡ ﴿۲﴾
وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ ہُوَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ اَصۡلَحَ بَالَہُمۡ ﴿۳﴾
ذٰلِکَ بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَ اَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَہُمۡ ﴿۴﴾

(میں) اللہ کا نام لیکر جو بے حد کرم کرنے والا اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)
وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکا، اللہ نے اُن کے اعمال کو تباہ کر دیا۔
اور جو ایمان لائے اور انھوں نے ایمان کے مطابق عمل کیے اور جو محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا، اس پر ایمان لائے اور وہی اُن کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اللہ اُن کی بدیوں کو ڈھانپ دے گا اور اُن کے حالات کو درست کر دے گا۔
یہ اس لیے کیا گیا کہ جنھوں نے کفر کیا تھا انھوں نے جھوٹ کی پیروی کی تھی۔ اور جو ایمان لائے تھے وہ اپنے رب کی طرف سے آنے والے حق کے پیچھے چلے تھے اللہ اسی طرح لوگوں کے سامنے اُن کا (اصل) حال بیان کرتا ہے۔

حدیث

۵ ــــ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡمَا یَرۡوِیۡ عَنۡ رَبِّہٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الۡحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ ثُمَّ بَیَّنَ ذٰلِکَ: فَمَنۡ ہَمَّ بِحَسَنَۃٍ فَلَمۡ یَعۡمَلۡہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عِنۡدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَاِنۡ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عِنۡدَہٗ عَشۡرَ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبۡعِمِائَۃِ ضِعۡفٍ اِلٰی اَضۡعَافٍ کَثِیۡرَۃٍ، وَاِنۡ ہَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَمۡ یَعۡمَلۡہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی عِنۡدَہٗ حَسَنَۃً کَامِلَۃً، وَاِنۡ ہَمَّ بِہَا فَعَمِلَہَا کَتَبَہَا اللّٰہُ سَیِّئَۃً وَّاحِدَۃً۔
(مسلم کتاب الایمان باب اذا ہمّ العبد بحسنۃ)

حضرت ابن عباس رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی یہ بات ہمیں بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں۔ اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اسے پوری ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو کرلے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بُوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

ایڈیٹر : ظفر احمد سرور
نائبین : سید مقدم احمد فرخ
میاں محمد اسماعیل وسیم
عبد الشکور احمد

فروری 199[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم بشارت

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ ......"

(مشکوٰۃ کتاب الفتن۔ الفصل الثالث باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم (مسیح موعود) علیہ السلام کا ایک خاص خطۂ زمین پر نزول (ظہور) ہوگا۔ پھر وہ شادی کریگا اور اسکے ہاں اولاد ہوگی

اس حدیث میں مسیح موعودؑ کے آخری زمانہ میں ظہور کی خوشخبری دی گئی ہے اور یہ بھی اہم بشارت دی گئی کہ مسیح موعود اس بعثت میں شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے خاص اور برگزیدہ بندوں کے بارہ میں جب انکی کے بعض خاص واقعات کا ذکر کیا جائے تو اس میں کوئی خاص حکمت اور سِر پایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یَتَزَوَّجُ کا جو ذکر فرمایا تو اس شادی کی غیر معمولی برکتوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور پھر یُوْلَدُ لَہٗ فرماکر غیر معمولی عظمت کی حامل مبارک اور مبشر اولاد کا ذکر فرمایا اور اس بشارت سے غرض یہ تھی کہ جو مسیح موعود کی آمد کے مقاصد عالیہ ہیں ان میں یہ "مبارک شادی" اور "مبشر اولاد" ممد و معاون ثابت ہوگی۔ اور غلبۂ دینِ حق میں وہ اپنے مقدس باپ مسیح موعود کے ساتھ حصہ دار ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اپنے روحانی فرزند "مہدی معہود" کے ظہور کی خبر دی اور دین کی عظمت کیلئے "ابناء فارس" کا ذکر "رِجَالٌ" کے لفظ میں فرما دیا۔ اور جب یہ امر واقعہ ہے کہ "مسیح موعود" اور "مہدی معہود" ایک ہی مبارک وجود کے دو نام ہیں تو مسیح موعود کیلئے بشارت یُوْلَدُ لَہٗ اور مہدی معہود کے ساتھ "رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ" کی خبر سے اس پیشگوئی کی ایک خاص شان نظر آتی ہے۔ سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام حدیث میں مذکورہ اس بشارت کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"فَفِیْ ھٰذَا اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ اللّٰہَ یُعْطِیْہِ وَلَدًا صَالِحًا یُّشَابِہُ اَبَاہُ۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۷۸ حاشیہ)

یعنی اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک صالح بیٹا دے گا جو اپنے باپ سے مشابہ ہوگا۔

یہ آسمانی بشارت حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ سے ظاہر ہوئی۔ الٰہی منشاء کے مطابق آپ کی شادی خاندان سادات میں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبشر اولاد کی خبر دی۔ خاص طور پر اس پسر موعود کی جسے مصلح موعود کا نام دیا گیا۔ حضرت اقدس نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو سبز اشتہار میں اس نشانِ رحمت کا ذکر فرمایا اور ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اس مبارک وجود کا ظہور ہوا۔

پیشگوئی مصلح موعود۔ "رحمت کا نشان"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی مصلح موعود شائع فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:

"خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے جلّ شانہٗ و عزّ اسمہٗ نے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:۔

مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفّر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے رسول پاک محمد مصطفےٰ کا انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عمّوانوایل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ و عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اسکے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء مندرجہ تبلیغِ رسالت جلد اوّل)

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم تصریحات

● "اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء..... میں ایک پیشگوئی دربارہ تولّد ایک **فرزند صالح** ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا..... ایسا لڑکا **بموجب وعدہ الٰہی** نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا...
یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک **عظیم الشان نشانِ آسمانی** ہے جس کو خدائے کریم جلّشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف الرحیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔"
(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۶ تا ۷۷)

● "خدائے عزّوجلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام **محمود** بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ **اولوالعزم** ہوگا اور **حسن و احسان میں تیرا نظیر** ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ **ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے** جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر **بشیر** اور **محمود** بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اَور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا اور اگر ابھی اُس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدّت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزّوجلّ اُس دن کو ختم نہیں کرے گا جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اُس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رسل قرب تو معلوم شد　　دیر آمدہٖ زرہِ دور آمدہٖ

پس اگر حضرت باری جلّشانہٗ کے ارادے میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل **بشیر الدین محمود** رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ **یہی لڑکا موعود لڑکا** ہو ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا۔"
(تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۷، ۱۴۸ حاشیہ)

● "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا **محمود** اور تیسرا نام اس کا **بشیر ثانی** بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا۔"
(سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

● "میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام **محمود** ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے **کشفی طور پر** اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اُس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ **محمود**۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۷۷)

● بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا　　جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا　　دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی　　فسبحان الذی اخزی الاعادی
(درثمین)

۱۱

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود کا ظہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی "مصلح موعود"..... فرماتے ہیں :-

"وہ خدا جس نے ..... مسیح موعود مہدی معہود کو بتایا تھا کہ وہ ان کی ذرّیت سے ۱۸۸۴ء سے لے کر نو سال کے اندر ایک لڑکا پیدا کرے گا جو خدا کے فضل اور رحم سے جلد جلد ترقی کرے گا اور دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور (دین حق) کو دنیا میں پھیلا کر اسیروں کی رستگاری اور مُردوں کے احیاء کا موجب ہوگا اسکی بات پوری ہوئی اور اُس کا کلمہ اونچا رہا۔ ہر روز جو طلوع ہوتا تھا وہ میری کامیابی کے سامانوں کو ساتھ لاتا تھا اور ہر روز جو غروب ہوتا تھا وہ میرے دشمنوں کے تنزّل کے اسباب چھوڑ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو میرے ذریعہ سے دُنیا بھر میں پھیلا دیا اور قدم قدم پر خدا تعالیٰ نے میری راہنمائی کی اور بیسیوں موقعوں پر اپنے تازہ کلام سے مجھے مشرف فرمایا۔ یہاں تک کہ ایک دن اس نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ مَیں ہی وہ موعود فرزند ہوں جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۸۴ء میں میری پیدائش سے پانچ سال پہلے دی تھی۔ اس وقت سے خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اور بھی زیادہ زور پکڑ گئی اور آج دنیا کے ہر برّاعظم پر احمدی مشنری (دین حق) کی لڑائیاں لڑ رہے ہیں۔ ..... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت کا جھنڈا اونچا کیا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں ..... قرآن کی حکومت دوبارہ قائم کی جائے گی پھر دنیا اپنے ہاتھوں کے بنائے بُتوں یا انسانوں کی پُوجا چھوڑ کر خدائے واحد کی عبادت کرنے لگے گی۔ اور باوجود اس کے کہ دنیا کی حالت اس قرآنی تعلیم کو قبول کرنے کے خلاف ہے (دین حق) کی حکومت پھر قائم کر دی جائے گی۔ ایسی طرح کہ پھر اسکی جڑوں کا ہلانا انسان کیلئے ناممکن ہو جائے گا۔ اس شیطان کے برباد کردہ دنیا کے جنگل میں خدا نے پھر ایک بیج بویا ہے۔ مَیں ایک ہوشیار کرنے والے کی صورت میں دنیا کو ہوشیار کرتا ہوں کہ یہ بیج بڑھے گا، ترقی کرے گا، پھیلے گا اور پھلے گا اور وہ روحیں جو بلند پروازی کا اشتیاق رکھتی ہیں، جن کے دلوں میں مخفی گوشود، ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ ملنے کی تڑپ ہے وہ ایک دن اپنی مادی خوابوں سے بیدار ہوں گی اور بے تاب ہو کر اس درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھنے کیلئے دوڑیں گی تب اس دنیا کے فساد دُور ہو جائیں گے اسکی تکلیفیں مٹا دی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت پھر اس دنیا میں قائم کر دی جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت انسان کیلئے سب سے قیمتی متاع قرار پائے گی۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۳۲۳-۳۲۴)

پیشگوئی مصلح موعود کا مہتم بالشان ظہور

پیشگوئی میں بنیادی صفت نور ہی بتائی گئی ہے باقی خواص اسکے گرد گھومتے ہیں

۱۹۶۵ء کے سالانہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نوراللہ مرقدہٗ کے روح پرور خطاب سے ایک حصہ

آپ نے فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود..... کی ولادت پر جو اشتہار دیا اس میں یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی کہ نو سال کی معیاد میں جس مصلح موعود نے پیدا ہونا تھا آیا وہ یہی لڑکا ہے یا کوئی اور ہے۔ چنانچہ جب... یہ انکشاف ہو گیا تو.... (آپ) نے "سراج منیر" میں اس کا اعلان فرما دیا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔

○ (آپ نے) بتایا کہ اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے۔ باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گذشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوارِ الٰہی بارش کی طرح (آپ) کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے۔ ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعے بہت سے اخبارِ غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہوا۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ سے اور آپ کے فیضِ محبت سے ہم نے بہت سی روحانی برکات حاصل کیں غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۴۔ مارچ ۱۴ء کو ہمارے اُفق پر طلوع ہوا۔ اور ۸۔ نومبر ۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔

○ پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔"

یہ اس لئے کہ "تا دین (اسلام) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔"

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علمِ الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے۔ اور دقیق معارف ابر نیساں کے

رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتب تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیّت اور کیفیّت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں۔ اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کے لئے ممکن نہیں۔ آپ کو (دین) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں بخشی گئی تھیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

..... حضرت مُصلح موعود نے قرآنِ مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ (آپ) نے روحانیت۔ اخلاق۔ سیرۃ اور سوانح فقہ۔ سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے۔ سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجّہ فرمائی چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن کریم کے ترجمے شائع کئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ معہ مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مشرقی افریقہ کی سواحلی زبان میں بھی ترجمہ معہ تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ یوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہوا ہے۔ مغربی افریقہ کے لئے بھی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی۔ ہسپانوی۔ اٹیلین۔ روسی اور پُرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں اور ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ انڈونیشین زبان میں بھی دس پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ مکمل ہو چکا ہے۔

○ پھر (آپ) نے دنیا بھر میں (بیوت) تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ چنانچہ دنیا کے متعدد ممالک میں جن میں یورپ۔ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک شامل ہیں۔ اس وقت تک ۲۸۹ (بیوت) تعمیر ہو چکی ہیں اور متعدد دیگر ممالک میں بھی (بیوت) زیر تعمیر ہیں۔

اس وقت تک جن ممالک میں احمدی مبلغین کے ذریعے (دین حق) کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ انکی مجموعی تعداد ۴۱ ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں۔ جو ہر رنگ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبّت میں سرشار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور

انہیں سچی خوابوں سے مشرّف کیا جاتا ہے۔

○ پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:-

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔"

قرآنی محاورہ میں روح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اُخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبۂ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود..... کو حاصل ہوا۔ چنانچہ سرسری تحقیق سے جو علم حاصل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ (آپ) کی رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد ہے اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔

○ پھر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ مردِ مومن کا عزم توکّل کی بنیادوں پر بلند ہوتا ہے اور خدا شاہد ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ ہمارا محبوب توکّل کے بھی بلند مقام پر فائز تھا۔ نامساعد حالات میں بھی ایسی خوشحالی سے دن گذارے کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن موجود ہیں۔ تنگی کی حالت میں بھی بکمال کشادہ دلی اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھا۔ ایثار آپ کا مشرب تھا اور خدمتِ خلق آپ کی عادت تھی۔ ہزارہا غرباء کو سہارا دیا۔ یتیموں کی پرورش کی۔ بے سہارا طلباء کو تعلیم دلوائی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر سارا جہان بھی آپ کا عیال ہوتا تب بھی آپ کے دل میں کوئی انقباض پیدا نہ ہوتا۔ خدا خود آپ کے کاموں کا کارساز اور آپ کا متولّی تھا۔ جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا جب آپ مسند خدمت پر رونق افروز ہوئے تو جماعت کے اکابر کا ایک حصّہ ساتھ چھوڑ چکا تھا اور خزانہ خالی تھا۔ مگر آپ کا دل ایک لمحہ کیلئے بھی نہ گھبرایا۔ اور جب آپ اپنے مولا کو پیارے ہوئے تو دنیا کے طول و عرض میں لاکھوں دل آپ کی یاد میں تڑپے۔ لاکھوں روحیں آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتی ہوئی اپنے رب کے حضور جھکیں اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے آپ ایک بھرا ہوا خزانہ اور ایثار پیشہ قوم چھوڑ گئے۔ ربوہ کی اس سرزمین کا ذرّہ ذرّہ جسے آپ نے اپنے آنسوؤں اور اپنے خون سے سینچا آپ کی اولوالعزمی پر گواہ ہے۔

○ پھر خدا نے فرمایا تھا کہ: "وہ دل کا حلیم ہوگا"

یعنی وہ صفاتِ باری کا مظہر ہوگا اور تمام صفاتِ حسنہ سے متصف ہوگا۔ اور ہم میں سے ہزاروں اس بات پر گواہ ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا محبوب مصلح موعود اسی زمرۂ ابرار میں شامل تھا۔

(روزنامہ الفضل ۲۴۔ فروری ۱۹۶۶ء)

پیشگوئی مصلح موعود اور قبولیت دُعا کا نشان

مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر مارچ ۱۸۸۵ء کو دنیا میں اسلام کی زندگی کے ثبوت میں نشان نمائی کی دعوت دی اور یہ اشتہار بیس ہزار کی تعداد میں شائع کیا جس میں دنیا بھر کے بادشاہوں وزیروں اور مذہبی لیڈروں کو چیلنج دیا گیا کہ اگر انہیں اسلام کی حقانیت یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت یا خدا تعالیٰ کے متعلق کوئی شبہ ہو تو وہ اپنی تسلی کر لیں اس اعلان دعوت میں آپؑ نے یہ بھی تحریر فرمایا۔

"اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی مشاہدہ نہ کریں تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۱)

اس دعوت نشان نمائی کو صرف دو اشخاص منشی اندر من مراد آبادی اور پنڈت لیکھرام نے قبول کیا۔ منشی اندر من مراد آبادی قادیان تشریف نہ لائے ان کی تسلی کے لئے جب چوبیس سو روپیہ لاہور بھیجا گیا تو لاہور سے فرید کوٹ چلے گئے اور خاموشی اختیار کر لی۔ دوسرے صاحب پنڈت لیکھرام پشاوری قادیان ضرور آئے مگر وہ مقررہ مدت ٹھہرنا نہیں چاہتے تھے۔ جب یہ مدت کم کر کے ایک سال کر دی گئی تو پھر بھی پنڈت لیکھرام نہ مانے۔ حضرت اقدسؑ نے کہا کہ اگر وہ ایک سال نہیں ٹھہر سکتے تو کم از کم چالیس دن ضرور ٹھہریں مگر انہوں نے ان دونوں صورتوں میں سے کسی صورت کو منظور نہ کیا۔"

(ماخوذ از اشتہار صداقت انوار۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۱۸)

اس دعوت نشان نمائی کو جب کسی نے مقررہ شرائط کے ساتھ قبول نہ کیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یکطرفہ طور پر دنیا کو نشان دکھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں شروع کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ

تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔

(تذکرہ صفحہ ۱۳۸)

اس ارشاد الٰہی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۲۲ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے اور وہاں چالیس روز تک دعاؤں میں مصروف رہے اس چلہ کشی کے نتیجہ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رحمت کے نشان کے طور پر ایک عظیم لڑکے کی بشارت دی۔

"کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُس کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ وعظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاوّل والآخر مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰)

جب اشتہار شائع کیا گیا تو بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا کہ معلوم نہیں موعود لڑکا کب پیدا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کا جواب ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یوں دیا

"کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن

ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص۱۱۳)

۷؍اگست ۱۸۸۷ء کو بشیر اوّل کی پیدائش ہوئی اور پیشگوئی "خوبصورت لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے" کے مطابق یہ لڑکا ۴؍نومبر ۱۸۸۸ء کو فوت ہو گیا جس پر اس پیشگوئی پہ بہت زیادہ اعتراضات کئے گئے اور سخت طنز و استہزا کیا گیا جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ رشتہ اخوت رکھنے والوں پر سخت ابتلاء آیا اور جلد ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس موعود لڑکے کے متعلق مزید وضاحت فرمائی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو سبز رنگ کے اوراق پر شائع فرمایا جو سبز اشتہار کے نام سے مشہور ہوا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی سے لکھا۔

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی معیاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا، زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص۱۷۰)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تضرعات کو سنا اور ان کی خوشی کا سامان جلد مہیا فرما دیا چنانچہ وہ موعود لڑکا ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اِس پسر موعود کی پیدائش پر ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کو "تکمیل تبلیغ" کے نام سے اشتہار شائع فرمایا جس میں خدائی حکم کے ماتحت آپ نے ایک جماعت کے قیام اور اس میں شامل ہونے کے لئے دس شرائط بیعت کا اعلان بھی فرما دیا۔ اس طرح خدائی مشیّت کے بموجب "دعوتِ نشان نمائی" کے مطابق پسرِ موعود کی پیشگوئی کا ظہور اور دین حق کے غلبہ کی غرض سے جماعت کے قیام کا اعلان ایک ہی وقت میں ہوا۔

چنانچہ اسی اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں آپ نے مصلح موعود کی ولادت کی اطلاع ان الفاظ میں دی۔

" خدائے عزّوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء، اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور پر چاہتا ہے پیدا کرتا ہے سو آج ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص۱۹۱)

پسرِ موعود کی پیدائش کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا انکشاف ہو گیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہے تو آپ نے سراجِ منیر میں سبز اشتہار کی پیشگوئی (جو پیشگوئی مصلح موعود کی وضاحت ہے) کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا چنانچہ آپؑ ۱۸۹۷ء میں فرماتے ہیں۔

" پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز رنگ کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔ ... سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو۔"

(سراجِ منیر ص۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پسرِ موعود کا ذکر اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہے۔

"محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام سے موجود ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵)

اسی مصلح موعود کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تریاق القلوب مطبوعہ ۱۸۹۹ء میں فرماتے ہیں۔

"محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا ... پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ پھر جبکہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی ہے اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔ (تریاق القلوب ص۴۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں نہایت واضح طور پر حضرت مصلح موعودؓ کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا۔ ۱۹۰۷ء میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں ایک دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترہویں سال میں ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۶۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے وجود کو اپنی کتب میں پیشگوئی کی صداقت میں پیش کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کے نزدیک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ہی اس کے مصداق تھے تب ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں باقاعدہ طور پر ان کی عمر درج کرتے رہے تاکہ احبابِ جماعت کو معلوم ہوتا رہے کہ دعوتِ نشان نمائی کا زندہ وجود ان کے درمیان کھڑا اس بات کا ثبوت دے رہا ہے کہ دنیا میں صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور صرف حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔

مصلح موعود کا دعویٰ

مصلح موعود کی زبانی

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 20 فروری 1944 کو ہوشیار پور کے ایک جلسۂ عام میں اپنے بارہ میں مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

" میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعودؑ کا نام پہنچانا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ میں ہی موعود ہوں اور کوئی موعود قیامت تک نہیں آئے گا حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اور موعود بھی آئیں گے اور بعض ایسے موعود

بھی ہوں گے جو صدیوں کے بعد پیدا ہوں گے بلکہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں خود مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا۔ جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میرے جیسی طاقتیں رکھتا ہو گا نازل ہو گی اور وہ میرے نقش قدم پر چل کر دنیا کی اصلاح کرے گا۔ پس آنے والے آئیں گے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اپنے اپنے وقت پر آئیں گے۔

میں جو کچھ کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ پیش گوئی جو حضرت مسیح موعودؑ پر اس شہر ہوشیار پور میں سامنے والے مکان میں نازل ہوئی جس کا اعلان آپ نے اس شہر سے فرمایا اور جس کے متعلق فرمایا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں پیدا ہو گا وہ پیش گوئی میرے ذریعہ سے پوری ہو چکی ہے۔ اور اب کوئی نہیں جو اس پیش گوئی کا مصداق ہو سکے۔"

ربوہ میں جماعت احمدیہ کو سالانہ جلسہ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی گئی

[پریس ڈیسک] ربوہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق امسال بھی جماعت احمدیہ کو اپنے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اجازت حکومت کی طرف سے نہیں ملی۔ ۱۹۸۴ء سے لے کر ہر سال حکومت پاکستان مختلف حیلوں بہانوں سے اس خالصتاً مذہبی جلسہ کے انعقاد میں روکیں ڈالتی آئی ہے۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ کے معاندین جب ان کا جی چاہے ربوہ شہر میں، جہاں قریباً ۹۵ فیصد سے زیادہ احمدی مسلمان آباد ہیں اپنی کانفرنسیں منعقد کرتے اور گلیوں اور بازاروں میں جلوس نکالتے رہتے ہیں جن میں جماعت احمدیہ اور اس کے اکابرین کے خلاف حد درجہ دشنام طرازی کی جاتی ہے اور سخت اشتعال انگیز تقاریر کی جاتی ہیں۔ ان کانفرنسوں میں مقرر اور سامعین تمام کے تمام ربوہ کے باہر سے لائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حکومت کے ایماء پر کیا جاتا ہے اور اس طرح احمدی مسلمانوں کی حد درجہ دلآزاری کی جاتی ہے۔

مگر جب بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے سالانہ جلسے کے انعقاد کا اعلان ہوتا ہے تو ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ملاں بیان بازی شروع کر دیتے ہیں کہ احمدی مسلمانوں کو جلسہ کی اجازت نہ دی جائے اور پھر حکومت کے افسران بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگتے ہیں اور اس طرح احمدی مسلمانوں کو ان کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

جلسہ کے انعقاد کی درخواست کو نامنظور کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ناظر امور عامہ ربوہ کو اپنی چٹھی نمبر ۴۰۴۸ محررہ ۱۴ دسمبر ۱۹۹۴ء میں لکھا کہ آپ کی چٹھی محررہ ۱۷ نومبر ۱۹۹۴ء زیر غور آئی مگر ضلع میں لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے، نیز فرقہ وارانہ تناؤ کی وجہ سے جلسے کے انعقاد کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

اس سے قبل مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو ربوہ میں اپنے سالانہ اجتماعات کے انعقاد اور اس میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی منظوری بھی نہیں دی گئی تھی۔

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جنگ لندن کی ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء کی اشاعت کے مطابق مولویوں نے شرارت کے طور پر ربوہ میں عین مسجد اقصیٰ کے سامنے چوک میں سہ روزہ کانفرنس کرنے کی اجازت انہی دنوں مانگی تھی جن دنوں کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہوتا تھا۔ جس پر ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مولویوں کو لکھا کہ انہیں اس جگہ کانفرنس منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جبکہ احمدی مسلمانوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت پاکستان میں کسی بھی مقام پر جلسہ، جلوس، تبلیغ، تقریر، زبانی یا تحریراً اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ایک احمدی مسلمان پر قاتلانہ حملہ

[پریس ڈیسک] پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۵ء کو شام کے وقت جب مکرم محمد اسحاق صاحب آف نواب شاہ سندھ اپنے گھر واپس جا رہے تھے کہ چار مسلح افراد نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں گھسیٹ کر ایک گلی میں لے گئے جہاں انہیں زد و کوب کیا گیا اور ان کی جیب سے مبلغ گیارہ ہزار روپے بھی نکال لئے۔ حملہ آوروں نے گلا دبا کر انہیں جان سے مارنے کی کوشش بھی کی۔ گلا گھونٹنے کی وجہ سے وہ بے جان ہو کر زمین پر گر گئے اور کافی دیر تک پڑے رہے۔ ایک راہگیر نے ان کی مدد کی اور انہیں سہارا دے کر ان کے گھر تک پہنچا دیا۔

مکرم اسحاق صاحب پیشہ کے اعتبار سے دوکاندار ہیں اور قائد علاقہ نواب شاہ کے والد ہیں نیز امیر جماعت احمدیہ نواب شاہ کے بڑے بھائی ہیں۔ ان کی عمر ۷۰ سال بتائی جاتی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں تمام پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر قسم کے ظلم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

خدا تعالیٰ کی رحمت جذب کرنے کا ذریعہ

نمازِ تہجّد

ارشاداتِ عالیہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہاں عباد الرحمٰن کی یہ خصوصیّت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات میں جو رات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہتے ہیں وہاں اس میں تہجّد کی ادائیگی بھی عباد الرحمٰن کا شعار قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی راتیں خراٹے بھرتے ہوئے نہیں گزرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبّت اور عبادت میں گزرتی ہیں۔ وہ جسمانی تاریکی دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر روحانی تاریکی بھی نہ آجائے۔ اور وہ دعاؤں اور استغفار اور انابت سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نمازِ تہجّد کی اہمیّت اِن الفاظ بیان فرمائی ہے کہ اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیْلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلاً (مزمّل) یعنی رات کا اُٹھنا انسانی نفس کو مسلنے میں سب سے زیادہ کامیاب نسخہ ہے اور رات کو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرے رہنے والوں کی روحانیت ایسی کامل ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ سچ کے عادی ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نمازِ تہجّد کا اِس قدر خیال رہتا تھا کہ آپؐ بعض دفعہ رات کو اُٹھ کر چکر لگاتے اور دیکھتے کہ کون کون تہجّد پڑھ رہا ہے۔ ایک دفعہ مجلس میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا ذکر آگیا کہ وہ بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں بڑا اچھا ہے بشرطیکہ تہجّد بھی پڑھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں حضرت عبد اللہ بن عمر تہجّد پڑھنے میں سستی کرتے ہوں گے۔ رسول کریمؐ نے اس ذریعہ سے انہیں توجّہ دلائی کہ وہ اپنی اس سستی کو دور کریں چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اسی دن سے تہجّد کی نماز میں باقاعدگی اختیار کر لی۔

ایک دفعہ رات کے وقت آپؐ اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور باتوں باتوں میں دریافت فرمایا کیا تم تہجّد بھی پڑھا کرتے ہو۔ حضرت علیؓ نے کہا یا رسُول اللہ! پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے آپؐ اسی وقت اُٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور بار بار فرماتے وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلاً (بخاری کتاب الکشوف باب التہجّد فی الّیل) یعنی انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مختلف قسم کی تاویلیں کر کر کے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے انہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو ہم سوئے رہتے ہیں۔ اِسی طرح اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے اور وہ تہجّد کے لئے اُٹھے تو اپنی بیوی کو بھی تہجّد کے لئے جگائے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اس کے مُنہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے اور اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے اور اس کا میاں جگانے کے باوجود نہ اُٹھے تو اُس کے مُنہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے۔ آپؐ تہجّد کی اہمیّت پر اس قدر زور دیا کرتے تھے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ رات کے آخری حصّہ میں اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو دن کی نسبت بہت زیادہ قبول کرتا ہے۔

آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ مَیں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سُنتا ہے۔ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کس قدر قریب کر دیتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صہ ۵۶۲-۵۶۳)

" ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجّد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دوؔ ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک تأثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچّے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خوابِ رحمت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دُعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیّت دُعا کا موجب ہو جاتے ہیں لیکن اگر اُٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں۔"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام جلد پنجم)